کوکن کا ایک گمنام فقیہ

مولانا محمد محسن فقیہ الشافعی

مولانا ابو المحاسن محمد محسن فقیہ الشافعی بن شیخ الوقت مولانا محمد یوسف صاحب فقیہ شافعی چشتی قادری اشرفی ۱۹۰۷ ء کو سودا گر محلہ ، بھیمڑی (موجودہ بھیونڈی)تھانہ بمبئی میں تولد ہوئے۔ آپ مسلکا سنی ، مذھبا شافعی مشربا چشتی اشرفی تھے۔ یعنی آپ کے والد ماجد اور آپ کے بھائی اس طرح تقریبا خاندان ‘‘ شافعی فقہ ’’ پر عامل تھا۔ مولانا محمد حامد فقیہ شافعی آپ کے بھائی تھے۔

تعلیم و تربیت:

تعلیم کا آغاز گھر سے کیا اس کے بعد بمبئی میں تعلیم حاصل کی ۔ آپنے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری محدث بریلوی رحمتہ اللہ علیہ(کے مدرسہ جامعہ رضویہ منظر الاسلام بریلی شریف سے) متوفی ۱۹۲۱ ء ۱۹۳۶ ء کو فارغ التحصیل ہوئے تھے ۔
اس طرح انہوں نے امام احمد رضا بریلوی اور آپ کے صاحبزادوں علامہ حامد رضا خان بریلوی ، مفتی محمد مصطفی رضا خان بریلوی اور دیگر اساتذہ سے استفادہ کیا ہو گا۔

بیعت:

اپنی کتاب ‘‘ سامان آخرت ’’ میں اپنے نام کے ساتھ ‘‘ چشتی قادری اشرفی تحریر کیا ہے اور آپ کے والد محترم کے نام کے ساتھ بھی یہی درج ہے۔ ‘‘ جس سے یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ چشتیہ اشرفیہ میں خاندان قادریہ جیلانیہ کچھوچھہ شریف کے کسی بزرگ سے یا خلیفہ اعلیٰ حضرت مفسر قرآن علامہ سید محمد اشرفی جیلانی محدث کچھوچھہ شریف سے دست بیعت ہونے کا شرف رکھتے تھے۔

تصنیف و تالیف:

آپ نے ایک مقام پر تحریر کیا ہے کہ ‘‘: جب یہ فقیر نصاب نظامی سے فارغ ہو کر اپنے اساتذہ کرام کے حکم سے مشغول تصنیف ہوا تو حضرت (والد صاحب) نے اس اعلیٰ خدمت کا حکم صادر فرمایا کہ سب سے پہلے فقہ شافعی (میں) تصنیف کروں ۔’’ (سامان آخرت ص ۴

اس سے واضح ہوا کہ طبیعت زیادہ تر تصنیف و تالیف کی طرف مائل تھی اور غالبا ۱۹۳۶ ء سے انہوں نے قلمی جہاد کا آغاز کیا تھا۔ نہ معلوم کتنے مضامین ، کتابچے ، پمفلٹ اور رسائل تحریر فرمائے جس کا اس وقت کوئی محفوظ ریکارڈ نہیں اور نہ ہی آج تک موصوف کے حالات زندگی پر قلم اٹھایا گیا ، اس کا اولین ذمہ دار اپنے ہی ہیں ، جن کی غفلت کی وجہ سے آپ کے تفصیلی حالات اس وقت دستیاب نہیں ۔

آپ کی تین تصانیف کاذکر ملتا ہے جن کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ سامان آخرت (۱۳۵۳ ھ) طبع او ل دررفاہ عام پر یس آگرہ ۔

کتاب کے پیش لفظ میں وہ تحریر فرماتے ہیں : ‘‘ اس کتاب کے سلسلے میں پہلے مجھے عقائد کا حصہ لکھنا تھا کہ اس کی ضرورت اعمال سے بھی زیادہ ہے لیکن اس بارے میں اپنے فقہاء کرام کی ترتیب کو پسند کیا۔ جب باب الردۃ کے مسائل کا بیان آئے گا تو تمام ضروری عقائد اہل سنت و جماعت کے درج کر دیئے جائیں گے ۔’’

پیش لفظ کے آخر میں لکھتے ہیں :

’’ اس ابتدا ء کا انجام بخیر کرے اور اپنے اس عاجز بندے کے قلم سے تما م حصص کی تصنیف کامل و مکمل فرمائے ۔’’ (ص ۵

ان اقتباسات سے واضح ہوا کہ (۱) وہ فقہ شافعی کے متعلق آسان اردو میں ایک مکمل کتاب تیار کرنا چاہتے تھے۔ پہلا حصہ انہوں نے تاریخی نام ‘‘ سامان آخرت ’’ ۱۳۵۳ ھ ۱۹۳۴ ء سے آگرہ سے شائع کروایا۔ اس میں غسل تمیم حیض و نفاس کے تفصیلی مسائل درج کئے ہیں جو کہ ۱۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ (۲) وہ عقائد اہل سنت و جماعت کو تفصیل سے لکھنا چاہتے تھے۔ (۳) پہلے حصہ کے بعد مزید حصے تیار کرنا چاہتے تھے تاکہ ہندوستان میں قیام پذیر شافعی فقہ کے پیر و کار آسان سے عمل کر سکیں ۔ لیکن ان کے بیٹے اعجاز فقیہصاحب کا خیال ہے کہ وہ مزید کام نہیں کر سکے اور اس کے بقیہ حصے میدان میں نہ آسکے ۔ اس کی کیا وجہ ہوئی؟ کچھ پتہ نہیں کہ پذیرائی نہ ہونے کے سبب یا پھر عدم

مصروفیات آڑے آئی۔ بہر حال وجہ کچھ بھی ہوآپ مزید حصے تحریر نہیں کر سکے حالانکہ اس کے بعد بھی چالیس سال سے زائد عرصہ آپ حیات تھے اور اس درمیاں دیگر تحریر ی کام ضرور کیا۔

۲۔ حقیقۃ النسیکۃ (مسئلہ عقیقہ) پمفلٹ : طبع اول در رفاہ عام برقی پریس آگرہ ۔

۳۔ مسجد نبوی اور مآ ثر مبارکہ کے بقاء و تحفظ کا مطالبہ مطبوعہ کراچی ۱۹۵۲ ء

شادی و اولاد :

آپ نے ایک شادی کی اس سے پانچ بیٹے اور دو بیٹیا ں تولد ہوئیں :

۱۔ محمد کاظم

۲۔ محمد ناظم

۳۔ محمد طارق

۴۔ محمد شاہد

۵۔ اعجاز احمد فقیہ (مشہور کھلاڑی)

۱۔ رفعت محسن شیخ

۲۔ طلعت منصور خان۔

حج و عمرہ :

آپ نے ۱۹۷۹ ء کو حج بیت اللہ اور مدینہ منورہ میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کی سعادت عظمیٰ حاصل کی۔

خدمات :

۱۹۴۸ ء کو پاکستان (کراچی) تشریف لائے ۔ اس سے قبل (کتابچہ حقیقۃ النسیکۃ کے مطابق) مدرسہ محمد یہ جامع مسجد بمبئی میں درس و تدریس اور امامت و خطابت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ وہ مجاہد ملت علامہ عبدالحامد بدایونی قادری کے ساتھیوں میں سے تھے انہیں کے ساتھ تحریک پاکستان میں کام کیا۔ قیام پاکستان کے بعد کراچی میں انہی کے ساتھ استحکام پاکستان ، نفاذ اسلام اور دینی تبلیغی کام کئے اور انہی کی رفاقت میں بیرون ممالک تبلیغی

دورے پر گئے ۔ وہ جمعیت علماء پاکستان کے صدر تھے تو مولانا محسن
کی حیثیت سے کام کیا اور (j.u.p) نے ناظم مرکزی جمعیت علماء پاکستان
انہی دنوں علامہ بدایونی کی تصنیف ‘‘ اسلام کا معاشی نظام اور سوشلز کی
مالی تقسیم ’’ کو جمعیت علماء پاکستان کے دفتر واقع پیر کالونی ٹین ہٹی
کراچی سے ۱۹٤۹ ء کو شائع کیا۔

دارالعلوم امجد یہ کراچی سے بھی برابر تعلق قائم رہا۔ جامع مسجد شافعی کو
کن سوسائٹی کراچی کے بانی رکن ، پہلے امام و خطیب اور نکاح رجسٹرار
کی حیثیت سے دینی خدمات سر انجام دیں ۔ وہ ہر ماہ چاند کی گیارہ تاریخ کو
پابندی کے ساتھ پیران پیر دستگیر غوث اعظم غوث الثقلین سید عبدالقادر
کی گیارہویں شریف (فاتحہ) کا اہتمام بڑی عقیدت (جیلانی (بغداد شریف
سے کرتے تھے ۔

ہوں گی آسان ساری تیری مشکلیں
صدق دل سے غوث کی کر دے نیاز

شافعی مسجد میں سالانہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ، ۲۷ ،
رجب المرجب کو معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ،۲۷ رمضان المبارک
کو ختم قرآن حکیم و شب قدر اور اختتام محفل و نماز جمعہ کو کھڑے ہو کر
صلوٰۃ و سلام کا نہایت عقیدت و محبت سے اہتمام فرماتے تھے۔

وہ اہل سنت و جماعت کے مستند عالم دین اور صاحب بصیرت مفتی تھے ،
انہیں فقہ شافعی پر خوب دسترس تھی جس کے ثبوت میں ان کی کتاب ‘‘
سامان آخرت ’’ پیش کی جا سکتی ہے۔

وصال :

مولانا محسن فقیہ شافعی نے ربیع الاخر ۱۴۰۰ ھ بمطابق ۸ ، فروری
۱۹۸۰ ء ۷۳ سال کی عمر میں انتقال کیا۔ مولانا مفتی ظفر علی نعمانی بانی
دارالعلوم امجد یہ کراچی نے نماز جنازہ کے فرائض انجام دیئے اور میوہ
شاہ قبرستان کراچی میں کو کن برادری کے احاطہ میں تدفین عمل میں آئی

طالب دعا محمد لقمان سمناکے شافعی
صدر رمدرس مدرسہ عربیہ نورالعلوم راجہ پور9422800951
محترم قارئین فیس بک پر ہمارا پیج مرکزالعلوم الشافعیہ کے نام سے
اور فقہ www.fb.com/paigameshafaee موجود ہے اسے لائک کریں
شافعی کی کتابوں کی ترویج واشاعت کےلئے ہمارے بلاگ پر وزٹ کریں
http://shafaimazhab.blogspot.com